Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

اصلاح معاشرہ اور بین المذاہب ہم آہنگی اور رواداری کے فروغ کے لیے مسجد کا کردار، عہد نبوی ﷺ سے رہنمائی اور لائحہ عمل

The Role of the Mosque in Reforming the Society and interfaith Harmony Guidance and action plan from the era of the Prophet Hazrart Muhammad SAW

Dr. Abdul Ghaffar
Director Seerat Chair/Assistant Professor
Department of Islamic Studies, University of Okara, Okara

Saima Anwar
M.Phil Islamic Studies, Minhaj University, Lahore

Salma Saddique
Ph.D Scholar, Dept. of Urdu, Lahore Leads University, Lahore

Abstract

In the religion of Islam, the mosque has had a central place in terms of worship, education and training, culture and civilization, but the mosque was the center and source of all the activities of the Muslims. The teaching of Islam began in the mosque. When the Prophet of Islam Muhammad, peace be upon him, migrated, he founded a mosque outside Madinah, which is the first mosque, and then built the second 'Masjid al-Bawi' in Madinah. Religious and worldly teachings were started in it. From this Prophet's Mosque, the feelings of knowledge and mysticism, culture and civilization, unity, unity, collectivity, equality and brotherhood grew and the society became enlightened day by day. Then an immortal Islamic civilization came into being, whose traces will remain for the rest of the world. Social, moral, political and administrative corruption has become common in Muslim societies in the present era. It started when the Muslim's relationship with the mosque became weak. Today, if we wish to reform the society and make it a cradle of peace and harmony, then we have to activate this fundamental role of the mosque. The role of the mosque in social reform will be examined below. And how is a central foundation for the training and development program. And how it was made active in the Prophet's era.

Keywords: Role; Mosque; Reforming; Society; Guidance

دین اسلام میں مسجد کو عبادت، تعلیم و تربیت، ثقافت اور تہذیب و تمدن کے اعتبار سے مرکزی مقام حاصل رہا ہے بلکہ مسلمانوں کی تمام سر گرمیوں کا مرکز و منبع مسجد ہی تھی۔ اسلام کی تعلیم کا آغاز مسجد سے ہوا۔ پیغمبر اسلام جناب محمد ﷺ نے ہجرت فرمائی تو مدینہ سے باہر مسجد کی بنیاد رکھی جو سب سے پہلی مسجد ہے اور پھر مدینہ منورہ میں دوسری 'مسجد نبوی' بنائی۔ اس میں دینی اور دنیاوی تعلیمات کی شروعات کیں۔ اسی مسجدِ نبوی سے علم و عرفان، تہذیب و تمدن، اتحاد و یگانگت، اجتماعیت، مساوات و اخوّت کے جذبات پروان چڑھے اور معاشرہ روز بروز منور ہوتا چلا گیا۔ پھر ایک غیر فانی اسلامی تہذیب وجود میں آئی کہ اس کے نقوش رہتی دنیا تک باقی رہیں گے۔ موجودہ دور میں مسلمان معاشروں میں معاشرتی، اخلاقی، سیاسی اور انتظامی بگاڑ عام ہو چکا ہے۔ اس کی ابتدا اُس وقت ہو گئی تھی جب مسلمان کا تعلق مسجد سے کمزور ہوا۔ آج اگر ہم آرزو مند ہیں کہ معاشرہ کی اصلاح ہو اور وہ امن و آشتی کا گہوارہ بن جائے تو ہمیں مسجد کے اس بنیادی کردار کو فعّال کرنا ہو گا۔ ذیل میں اسی بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ اصلاحِ معاشرہ میں مسجد کا کردار کیا ہے۔ اور کس طرح تربیتی و تعمیری پروگرام کے لیے ایک مرکزی بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اور عہد نبوی ﷺ میں اس کو کس طرح فعال بنایا گیا تھا۔

مسجد عربی کے لفظ سَجد سے بنا ہے جس کے معنی خشوع و خضوع اور عاجزی سے سر جھکانا اور عبادت کے اِرادہ سے سر کو زمین پر رکھنا ہے۔ مسجد کا سَجَدَ يَسْجُدُ لفظ ظرفِ مکاں ہے جس کا مطلب ہے: سجدہ کرنے کی جگہ۔ اصطلاح میں اس سے مراد وہ مقام یا جگہ ہے جہاں مسلمان بغیر کسی رکاوٹ کے اللہ کی عبادت اور بندگی کے لیے جا سکیں اور انفراداً یا اکٹھے ہو کر نماز ادا کر سکیں۔ (1)

«كل موضع يعبد فيه فهو مسجد قال النبى صلى الله عليه وسلم جُعِلَتْ لِي الْأَرْضُ طَهُورًا وَمَسْجِدًا»

دنیا میں سب سے پہلی مسجد کعبۃ اللہ ہے جس کی بنیاد فرشتوں نے رکھی تھی۔ اس کے بعد حضرت آدم ؑ نے اس کی دیکھ بھال کی۔ حضرت عبداللہ ابن عمر ؓ فرماتے ہیں: ”جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو زمین پر اُتارا تو فرمایا کہ میں تمہارے ساتھ ایک گھر بھی بھیج رہا ہوں جس کا طواف میرے عرش کی طرح ہو گا اور اسکے ارد گرد اسی طرح نماز پڑھی جائے گی جس طرح میرے عرش کے پاس پڑھی جاتی ہے۔“(2)

اور قرآنِ مجید نے اس بات کی شہادت یوں دی ہے:

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

﴿اِنَّ اَوَّلَ بَيْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِيْ بِبَكَّةَ مُبٰرَكًا وَّهُدًى لِّلْعٰلَمِيْنَ﴾ (3)

"بلاشبہ سب سے پہلا گھر جو لوگوں کی عبادت کے لیے بنایا گیا، وہ ہے جو مکہ میں ہے۔ یہ برکت والا اور جہانوں کے لیے ہدایت والا ہے۔"

مسجدِ حرام کے بعد دوسری بڑی 'مسجدِ اقصیٰ' ہے جسے حضرت داؤد □ اور حضرت سلیمان □ نے بنایا تھا جس کا ذکر قرآنِ مجید اور دیگر آسمانی کتابوں کے علاوہ تاریخ کی کتابوں میں بھی ہے۔ اسلام کی آمد کے بعد مدینہ منورہ میں اسلام کی اوّلین مساجد: قبا اور مسجدِ نبوی ہیں۔ ان دونوں کی بنیاد امام کائنات جناب رسول اللہ ﷺ نے رکھی، پھر مساجد کی تعمیر کا سلسلہ جاری رہا۔ امام ابوداؤد نے 'کتاب المراسیل' میں لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مدینہ میں 9 اور مختلف قبائل میں 22 مساجد تھیں اور ان کے ناموں کی فہرست بھی ذکر کی ہے۔(4) مسلمان دنیا میں جہاں بھی گئے، مساجد بناتے گئے۔ مسلمان حکمرانوں نے بھی بڑی عظیم مساجد تعمیر کروائی ہیں۔ ہر دور میں مساجد مسلمانوں کی ثقافت اور فنونِ لطیفہ کا بے مثال نمونہ دکھائی دیتی ہیں۔ اب دنیا کے ہر گوشہ میں خوبصورت اور وسیع و عریض مساجد موجود ہیں۔ دنیا کی چند مشہور مساجد یہ ہیں:

1۔ مسجد الحرام 2۔ مسجد اقصیٰ 3۔ مسجد نبوی 4۔ جامع مسجد اُموی، دمشق

5۔ جامع مسجد قیروان 6۔ جامع مسجد استنبول، ترکی 7۔ بادشاہی مسجد، لاہور

8۔ فیصل مسجد، اسلام آباد... اس کے علاوہ امریکہ اور یورپ میں بھی بڑی عالی شان مساجد ہیں۔

9۔ جامع مسجد بحریہ ٹاؤن، لاہور

مساجد بطور اصلاح معاشرہ قرآنِ مجید سے رہنمائی

قرآن میں مسجد کا لفظ 28 مرتبہ آیا ہے۔(5)

قرآنی آیات میں سے چند درج ذیل ہیں:

﴿اِنَّمَا يَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰهِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰٓى اُولٰٓئِكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا مِنَ الْمُهْتَدِيْنَ﴾ (6)

"اللہ کی مسجدوں کو آباد کرنے والے وہ لوگ ہوتے ہیں جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتے، نماز قائم کرتے، زکوٰۃ دیتے ہیں اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے ہیں۔ یہی سیدھی راہ پر چلنے والے ہوتے ہیں۔"

﴿وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلَوٰتٌ وَّمَسٰجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۚ وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ ۚ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ﴾ (7)

"اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے کے ذریعے دفع نہ کرتا رہے تو خانقاہیں اور گرجا اور معبد اور مسجدیں، جن میں اللہ کا کثرت سے نام لیا جاتا ہے، سب مسمار کر ڈالی جائیں۔ اللہ ضرور ان لوگوں کی مدد کرے گا جو اس کی مدد کریں گے۔ اللہ بڑا طاقتور اور زبردست ہے۔"

﴿سُبْحٰنَ الَّذِيْٓ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لَيْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَى الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِيْ بٰرَكْنَا حَوْلَهٗ لِنُرِيَهٗ مِنْ اٰيٰتِنَا ۚ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ﴾ (8)

"پاک ہے وہ جو لے گیا ایک رات اپنے بندے کو مسجد حرام سے دور کی اس مسجد تک جس کے ماحول کو اس نے برکت دی ہے، تاکہ اسے اپنی کچھ نشانیوں کا مشاہدہ کرائے۔ حقیقت میں وہی ہے سب کچھ سننے اور دیکھنے والا۔"

﴿يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّكُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ﴾ (9)

"اے اولادِ آدم! ہر عبادت کے وقت مسجد کا رخ کرتے ہوئے اپنی زیب و زینت کو اپناؤ اور کھاؤ پیو اور حد سے نہ بڑھو۔ بے شک اللہ حد سے بڑھنے والوں کو ناپسند کرتا ہے۔"

مساجد بطور اصلاح معاشرہ احادیث مبارکہ سے رہنمائی

رسول اللہ ﷺ کے ہاں مسجد کو بڑی اہمیت حاصل تھی، احادیث کی کتابوں میں مسجد کے متعلق بہت زیادہ روایات ہیں جس سے مسجد کی اہمیت، فضیلت اور مقام و مرتبہ کا اندازہ ہوتا ہے۔ امام بخاری □ نے اپنی کتاب صحیح بخاری میں پچاس ابواب میں احادیث اور مسائل کا ذکر تفصیل سے کیا ہے۔ چند روایات درج ذیل ہیں:

1۔ حضرت ابوسعید خدری □ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«وَلَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ: مَسْجِدِ الحَرَامِ، وَمَسْجِدِ الأَقْصَى، وَمَسْجِدِي هَذَا» (10)

"تین مسجدوں کے علاوہ کسی جگہ (ثواب کی نیت سے) سفر نہ کیا جائے: مسجد حرام (کعبہ شریف)، مسجدِ اقصیٰ اور میری مسجد نبوی۔"

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «مَا بَيْنَ بَيْتِي وَمِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الجَنَّةِ، وَمِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي» (11)

"حضرت ابوہریرہ □ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان جنت کے باغوں میں سے ایک باغ

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

ہے اور میرا منبر میرے حوض پر ہے۔"

2۔حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ:«أَحَبُّ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ مَسَاجِدُهَا وَأَبْغَضُ الْبِلَادِ إِلَى اللهِ أَسْوَاقُهَا»[12]

"اللہ تعالی کو سب سے پسند مقامات مسجدیں اور سب سے زیادہ ناپسندیدہ جگہ بازار ہیں۔"

3۔حضرت بریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
«بَشِّرِ الْمَشَّائِينَ فِي الظُّلَمِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِالنُّورِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ»[13]

"جو اللہ کے بندے اندھیرے میں مسجد جاتے ہیں، اُنہیں بشارت دے دو کہ قیامت کے دن ان کو اللہ کی طرف سے نورِ کامل عطا ہو گا۔"

سماجی رویوں کی تبدیلی کے لیے مسجد کا کردار:

اصلاحِ معاشرہ کے لیے مساجد کا نمایاں کردار درج ذیل پہلوؤں کا حامل ہے:

1۔ روحانی تربیت میں کردار 2۔ معاشرتی کردار 3۔مسجد اور تعمیر کردار
4۔ ثقافتی کردار 5۔ تعلیم و تعلم کا کردار 6۔معاشی اور مالی کردار

1۔روحانی تربیت میں کردار:

مسجد مسلمان کی روحانی تربیت میں مندرجہ ذیل صورتوں میں اپنا کردار ادا کرتی ہے:

ا۔طہارت وصفائی : مسلمان جب نماز کی ادائیگی کے لیے مسجد کا رُخ کرتا ہے تو وہ اپنی طہارت کا اہتمام کرتا ہے۔اگر غُسل واجب ہے تو غُسل کرتا ہے، ورنہ وضو کرتا ہے اور پھر کپڑوں کی صفائی کا جائزہ لیتا ہے کہ کہیں کوئی گندگی تو نہیں لگی ہوئی۔ظاہری صفائی کے ساتھ وہ باطنی گندگی یعنی شرک، کینہ، حسد، بغض وغیرہ سے بھی اپنے آپ کو بچاتا ہے۔

ب۔توحید : نماز کی ادائیگی صرف اللہ تعالی کے لیے ہوتی ہے، کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا :
﴿ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ ﴾[14]

"نماز میری یاد کے لیے قائم کرو۔"

مسلمان جب نماز کے ترجمہ پر غور کرتا ہے تو عقیدہ توحید مزید پختہ ہو جاتا ہے۔

ج۔تعلق باللہ میں مضبوطی: مؤمن جب پانچ دفعہ مسجد میں جا کر اللہ تعالی کے حضور سجدہ ریز ہوتا ہے تو اس عمل سے مسلمان کا اللہ تعالی سے تعلق مضبوط تر ہو جاتا ہے۔

د۔فرائض کے ادا کرنے کا جذبہ: نماز جیسے اہم اور بنیادی فرض کی ادائیگی سے دوسرے تمام فرائض کو ادا کرنے کا جذبہ خود بخود پیدا ہو جاتا ہے۔

ر۔روحانی قوت میں اضافہ: باجماعت نماز ادا کرنے سے روح کی تطہیر ہو جاتی ہے، کامل توجہ اللہ کی طرف ہونے سے دل شیطانی وسوسوں اور خیالات سے پاک ہو جاتا ہے اور وہ اس عربی مقولہ کا مصداق بن جاتا ہے:

المؤمن في المسجد كالسمك في الماء والمنافق في المسجد كالطير في القفس[15]

"مؤمن مسجد میں ایسے ہوتا ہے جیسے مچھلی پانی میں اور منافق مسجد میں ایسے ہوتا ہے جیسے پرندہ پنجرے میں۔"

پھر آپ ﷺ نے نماز کی اس خوبی کو واضح کرتے ہوئے فرمایا : "بلال رضی اللہ تعالی عنہ ہمیں نماز کے ذریعے راحت پہنچاؤ۔" مساجد کا یہ کردار دنیا کی تمام عبادت گاہوں سے اعلیٰ اور پاکیزہ ہے۔اس لیے کہ وہ اللہ تعالی کے سوا تمام دوسرے تصورات، شخصیات اور محسوسات سے پاک وصاف ہوتا ہے۔

2۔سماجی معاشرتی کردار:

مسجد مسلم معاشرے کا مرکز ومرجع ہے، اس لیے بہت سے معاشرتی اُمور اس سے وابستہ ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں:

ا۔ملتِ واحدہ: مسلمان جب نماز کے لیے مسجد میں جاتا ہے تو اسے تمام مسلمان اسلام کے رشتہ اخوت سے جُڑے دکھائی دیتے ہیں، کیونکہ مسجد میں ذات پات، رنگ ونسل، علاقے اور ملک، امیر اور غریب میں کوئی امتیاز نہیں ہوتا۔

ب۔حقوق وفرائض: جب تمام افراد مسجد میں اکٹھے ہوتے ہیں تو آپس میں تمام حقوق وفرائض ادا ہو جاتے ہیں جیسے ایک دوسرے کو سلام وجواب کرنا، بیمار کی عیادت کرنا، باہم ایک دوسرے کا احترام اور حاجت مندوں کی مدد کرنا شامل ہے اس کے علاوہ دیگر حقوق العباد کا احساس بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

ج۔اجتماعی مسائل کا اِدراک: معاشرے میں مسجد کے ذریعے سے معاشرتی مسائل کا ادراک حاصل ہوتا ہے، مسجد میں وہ ایک دوسرے سے بلا رکاوٹ ملتے ہیں اور درپیش مسائل پر

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

گفتگو کرتے ہیں۔ کوئی لوڈشیڈنگ اور مہنگائی کا ذکر کرتا ہے تو کوئی بدامنی، دہشت گردی کے ظلم وناانصافی کی بات کرتا ہے اور ایسے ہی انفرادی مسائل کا اندازہ بھی ان کے ذریعے سے ہوتا ہے۔ ایک دوسرے کے گھریلو مسائل کے بارے میں علم ہوتا ہے، دیہاتوں اور شہری آبادیوں کے مسائل کے حل کی طرف توجہ کی جاتی ہے۔

3۔ مسجد اور تعمیر کردار:

مسجد میں ہر طرح کے لوگ بوڑھے جوان بچے آتے ہیں اور ایک دوسرے سے میل ملاقات ہوتی ہے تو ایک دوسرے کی اخلاقی حالت سامنے آتی رہتی ہے۔ مسجد میں پابندی کے ساتھ پانچ وقت حاضری دینے سے مؤمن کے اخلاق اور کردار کی تعمیر ہوتی ہے۔ تعمیر کردار میں مندرجہ ذیل باتیں نمایاں ہیں:

ا۔ پابندیٔ وقت اور وعدہ: نماز کو باقاعدگی سے وقت پر ادا کرنے سے انسان وقت کا پابند بن جاتا ہے اور وہ اپنے وعدہ کو پورا کرنے اور نبھانے کا شعور پاتا ہے۔ اگر انسان معاشرے میں ان باتوں کا عادی ہو جائے تو اس کے اثرات بہت اچھے ہوتے ہیں۔

ب۔ بے حیائی سے بچنا: نماز انسان کو بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتی ہے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْكَرِ﴾ (16)

مسجد میں انسان، جھوٹ، غیبت، دھوکا، ٹھگی، چغلی، رشوت، چوری اور بے حیائی وغیرہ سے جزوی طور پر رُک جاتا ہے اور آخر کار مکمل طور پر ان معاشرتی برائیوں اور لعنتوں سے اپنے آپ کو بچانے کا عادی ہو جاتا ہے۔

ج۔ منشیات وغیرہ سے بچاؤ: آدابِ مسجد کو ملحوظ رکھ کر مسجد میں جانے والا اس تباہ کن عادت سے بچا رہتا ہے، کیونکہ نشہ اور حواس باختگی کے عالم میں اسلام نے نماز کی ادائیگی سے منع کیا ہے اس لیے نمازی منشیات اور نشہ آور اشیا سے بچتا ہے۔

4۔ تہذیب وثقافت کے فروغ کے لیے کردار:

مساجد کا ایک کردار ثقافتی ہے۔ اسلامی ثقافت مسلمان کی زندگی کی عکاس ہوتی ہے اس سے مراد وہ اعمال وافعال ہیں جو اسلام کی آمد کے بعد وجود میں آئے اور ان کا تعلق مسجد سے ہے:

ا۔ صدقہ وخیرات : مسجد میں نمازِ جمعہ، رمضان المبارک اور عیدین کے موقع پر، زکوۃ وصدقات اور خیرات دینے کا جذبہ مزید بڑھ جاتا ہے جس سے بہت سے لوگ مستفید ہوتے ہیں۔

ب۔ اسلامی وضع قطع: مسلمان جب بھی مسجد کا رُخ کرتا ہے تو وہ اپنے لباس، وضع قطع اور دیگر اُمور کا اہتمام ضرور کرتا ہے، اس طرح مسلمانوں کی ایک ثقافت باقی رہتی ہے جو صرف مسجد کی بدولت ہے۔

ج۔ ملاقات کے آداب: مسلمان جب مسجد میں جمع ہوتے ہیں تو ایک دوسرے سے مصافحہ اور معانقہ ضرور کرتے ہیں، خاص طور پر عیدین اور جمعہ کے موقع پر تو ناراض لوگ بھی آپس میں شیر وشکر ہو جاتے اور ایک دوسرے کو عیدین کی مبارک باد دیتے ہیں جو معاشرے میں نفرتوں کے خاتمہ کا ذریعہ ہے۔

5۔ مسجد اور تعلیم وتعلم کا کردار: مسجد ایک ایسا ادارہ ہے جو تعلیم وتربیت میں بنیادی اور اہم کردار کا حامل ہے۔ ابن خلدون نے لکھا ہے کہ پہلی تین صدیوں میں مسجد ہی وہ درسگاہ تھی کہ تمام علوم وفنون اس میں پڑھائے جاتے تھے۔(17) اور سب سے پہلے درس گاہ 'اصحابِ صفہ' کے نام سے مسجد نبوی ﷺ میں قائم ہوئی تھی۔ مسجد میں درسِ قرآن وحدیث کے ساتھ فقہ کے مسائل بیان کرنے کا اہتمام بھی ہوتا ہے۔ علم وعرفان کا بہت سا حصّہ مسلمان مسجد سے ہی سیکھتے ہیں اور ایک زمانے میں پاکستان میں مسجدِ مکتب سکولوں کا قیام بھی ہوا تھا جو بعض علاقوں میں آج تک چل رہا ہے۔

5۔ معاشی اور مالی کردار؛ خصوصاً غربت کا خاتمہ وبائی اور آفت زدہ حالات کے دوران:

مسجد ہی معاشرے کے تمام اسلامی اور فی سبیل اللہ مالی معاملات کا مرکز ہوتی ہے۔ تمام فنڈز اور چندے مسجد میں جمع اور تقسیم ہوتے تھے مثلاً فلاح وبہود کے لیے فنڈ، زکوۃ، صدقات وخیرات وغیرہ۔ یہ نظام مسجد سے وابستہ رہا ہے اور آج بھی اسے بہتر منصوبہ بندی سے غربت کا خاتمہ وبائی اور آفت زدہ حالات کے دوران بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

مسجد دعوت وتبلیغ کا مرکز اور اسلامی معاشرے کا محور رہی ہے۔ مسجد ہی مسلمانوں کی ظاہری، باطنی اور مادی آبیاری اصلاح کرتی رہی۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے زمانے سے لے کر خلفا اور بعد کے دور میں بھی ایسا ہی کردار ادا کرتی رہی۔ ناعاقبت اندیشوں نے اس کی اہمیت، مرکزیت اور ہمہ گیریت کو سمجھ کر اس کے خلاف گہری اور پوشیدہ سازشیں شروع کر دی تاکہ اس کے کردار کو ختم یا کم از کم کمزور ضرور کر دیا جائے۔

مسجد کے کردار کو مسخ کرنے والے افراد جن کا ادراک ضروری ہے مسجد کے کردار کو ختم یا کم کرنے والے اسباب دو طرح کے ہیں: آنے والی سطور میں ان اسباب کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

1۔ اندرونی 2۔ بیرونی

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

1۔اندرونی اسباب:

اس سے مراد وہ اندرونی عوامل ہیں جو مسلمانوں کے اندر پائے جاتے ہیں جنہوں نے مسجد کے مقام، مقصد اور اہم پیغام کا گلا دبا دیا ہے۔چند درج ذیل ہیں:

1۔فرقہ پرستی اور مسلک پرستی: فرقہ واریت سے اُمّت مسلمہ کا شیرازہ بکھر چکا ہے اور اتحاد پارہ پارہ ہے۔ مذہبی گروہ بندی اور مسلک پرستی نے تباہی مچادی ہے، جب سے مسلمان تقسیم ہوئے ہیں تو ہر ایک فرقہ کی الگ مسجد ہے جہاں مخصوص سوچ وفکر اور مسلک کا پرچار کیا جاتا ہے۔دوسروں کے خلاف منبر و محراب سے زہر اگلا جاتا اور اُنہیں کا فر دائرہ اسلام سے خارج اور واجب القتل قرار دیا جاتا ہے اور اس تعصّب کے نتیجہ میں مسلم معاشرہ بے چینی اور بربادی کا شکار ہو چکا ہے۔

2۔آئمہ وخطباء کا منفی کردار: مسجدوں میں مقرر کئے جانے والے امام وخطیب زیادہ تر کم تعلیم یافتہ اور خاص مسلک کے پیروکار ہوتے ہیں جو مثبت کی بجائے منفی کردار ادا کرتے ہیں، وہ اصلاح کے بجائے بگاڑ اور انتشار پیدا کرتے ہیں، اس لیے معاشرہ علم و عمل اور دین سے بیزار ہوتا جارہا ہے۔خطباء کی تقاریر غیر معیاری اور نامناسب ہوتی ہیں، اکثر من گھڑت موضوع واقعات وروایات بیان کرتے ہیں۔اختلافی مسائل کو ہوا دے کر نفرت کا بیج بوتے ہیں۔اس صورتحال میں خصوصی اصلاح اور توجہ کی ضرورت ہے۔

3۔مساجد کمائی کا ذریعہ: مساجد کو دنیا کمانے کا ذریعہ بنالیا گیا ہے جس سے ان کا مرتبہ کم ہو گیا اور تاریخی مساجد کو آثارِ قدیمہ قرار دے کر سیر گاہ کا درجہ دے دیا گیا اور اس پر ٹکٹ مقرر کرکے کمائی کی جاتی ہے جو غیر موزوں ہے۔

4۔عربی زبان سے دوری: تعلیمی پالیسی سازوں نے عربی زبان سے ناطہ توڑ کر بھی مسجد کے کردار کو کمزور کرنے کی کوشش کی ہے۔اسلام کا زیادہ تر لٹریچر عربی زبان میں ہے۔جس کو سمجھنے کیلئے عربی زبان کا فہم ضروری ہے اور مسجد کا اس میں اہم کردار ہے کہ عربی زبان کی ترویج ہو۔

5۔مادہ پرستی اور دنیاداری: مسلمانوں میں دولت اور دنیاداری کی ہوس عام ہو چکی ہے۔معاشرہ کا ہر فرد دولت جمع کرنے میں عظمت اور اپنی توقیر خیال کررہا ہے اور وہ ارب پتی بن کر بھی اپنے آپ کو کنگال تصور کرتا ہے اور ہر جائز و ناجائز ذرائع سے دولت اکٹھی کرنے کی فکر میں ہے۔روحانیت اور آخرت کا خیال اس کے دل سے نکل چکا ہے۔مسجد کے کردار کو نقصان دینے والے اندرونی اسباب میں یہ بھی ایک سبب ہے۔

2۔بیرونی اسباب:

مسجد کے مرکزی کردار کے خلاف بیرونی اسباب بہت زیادہ ہیں جن کا احاطہ ناممکن ہے مگر جزوی طور پر ان کے ذکر سے مخالفین کی سوچ اور فکر کا اندازہ ضرور کیا جاسکتا ہے۔مسجد کے خلاف سازشیں اور پروگرام بنانے والے چند مخالفین یہ ہیں:

تاریخ اسلام میں مسجد کی عظمت اور مرکزیت کے خلاف سب سے پہلا پروگرام مسجدِ ضرار کی صورت میں سامنے آیا جو قبیلہ خزرج کے ابوعامر نامی شخص جو عیسائی بن گیا تھا، کے مشورہ سے منافقین مدینہ نے بنائی تھی اور ان کے مذموم اور ناپاک مقاصد کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں فرمایا:

﴿لَا تَقُمْ فِيْهِ اَبَدًا لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ فِيْهِ رِجَالٌ يُّحِبُّوْنَ اَنْ يَّتَطَهَّرُوْا وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِيْنَ﴾(18)

"تم ہرگز اس عمارت میں کھڑے نہ ہونا۔جو مسجد اول روز سے تقوٰی پر قائم کی گئی تھی وہی اس کے لیے زیادہ موزوں ہے کہ تم اس میں (عبادت کے لیے) کھڑے ہو، اس میں ایسے لوگ ہیں جو پاک رہنا پسند کرتے ہیں اور اللہ کو پاکیزگی اختیار کرنے والے ہی پسند ہیں۔"

اس آیت کریمہ میں یہ بتایا گیا کہ کچھ لوگوں نے ایک مسجد بنائی اس مقصد کے لیے کہ دعوتِ حق کو نقصان پہنچایا جائے اور اللہ کی بندگی کی بجائے کفر کریں اور مؤمنوں میں پھوٹ اور خلفشار پھیلائیں اور اس عبادت گاہ کو اس شخص کے لیے کمین گاہ بنائیں جو اس سے پہلے اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے خلاف اُٹھ چکا ہے۔وہ ضرور قسم کھا کر کہیں گے کہ ہمارا ارادہ صرف بھلائی کا ہے مگر اللہ گواہ ہے کہ وہ بالکل جھوٹے ہیں، تم ہرگز اس عمارت میں کھڑے نہ ہونا۔

مسجد ضرار کے تین اہم مقاصد:

- کفر و شرک اور گمراہی پھیلانے کے لیے ایک اڈہ بنانا۔
- مسلمانوں کے درمیان فرقہ واریت کو ہوا دینا اور انتشار پھیلانا۔
- شرپسند اور سازشی ٹولے کو مذہبی لبادے میں پناہ دینا۔

تاریخ بتاتی ہے کہ ہلاکو خان کو مسلمانوں کے خلاف اُکسانے میں اہم کردار نصرانیوں کا ہے اور اسے تین چیزوں سے سخت نفرت تھی:

1۔کتابوں سے...اس لیے وہ ساری کتب دریاؤں میں بہاتا رہا۔

2۔مساجد سے...جنہیں وہ گراتا گیا۔

3۔پکی عمارتوں سے...وہ اُنہیں بھی برباد کرتا رہا۔

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

آخری صلیبی جنگ (1609ء) میں مسلمانوں پر پابندیاں لگانے پر ختم ہوئی۔ان میں سے مساجد کو بند کرنا،انہیں گرجا گھروں میں تبدیل کرنا،اسپینی لباس پہننا،غسل کی ممانعت وغیرہ شامل تھا۔الجزائر میں بھی بہت سی مساجد کو عیسائیوں نے اپنی عبادت گاہوں میں تبدیل کردیا اور ہزاروں مسلمانوں کو تہ تیغ کیا۔ان کا یہ کردار اس وقت ظاہر ہوا جب انہوں نے 1632ء میں الجزائر پر قبضہ کیا۔[19]

ب۔یہودیوں کی اسلام دشمنی کسی سے چھپی ہوئی نہیں ہے اور مذکورہ بالا مسجد ضرار یہودیوں اور عیسائیوں کی مشترکہ کاوش تھی۔یہودیوں نے تحویل قبلہ کے موقع پر پروپیگنڈہ کیا اور مسلمانوں کے دلوں میں شکوک پیدا کرنے کی کوشش کی۔یہودیوں نے ہمیشہ مسجدوں کی بے حرمتی کی اور مسلسل مساجد کے خلاف ان کی ناپاک سازشیں جاری رہی کیونکہ یہ مسلم معاشرے کا محور تھی۔آج کے دور میں مسجدِ اقصیٰ کے ساتھ یہودی جو کچھ کر رہے ہیں،اس سے ان کی مساجد دشمنی بالکل ظاہر و باہر ہو جاتی ہے۔

ج۔کمیونسٹ اور سوشلسٹ انقلاب کی تباہ کاریوں کا شکار مسلمانوں کی مساجد، مدارس اور اسلامی تہذیب و تمدن ہوئی۔روس میں 1912ء میں 26275 مساجد تھیں جو 1942ء میں صرف 1312 باقی رہیں اور 1964ء تک یہ تعداد 250 رہ گئیں۔ایک سروے کے مطابق مسجدوں کی ویرانی، بربادی اور انہدام کچھ یوں تھا:

1۔وسطی ایشیا اور ترکستان میں چودہ ہزار مساجد ختم کی گئیں۔

2۔آذربائیجان میں چار ہزار اور جنوبی ایشیا میں سات ہزار مساجد کو گرایا گیا۔

چین کے ثقافتی انقلاب میں بھی مذہبی سرگرمیاں ممنوع قرار پائی اور مسجد اور دیگر مذاہب کی عبادت گاہوں کو بند کیا گیا یا اُن کو تباہ کردیا گیا۔مذہبی کتابوں کو گھروں میں رکھنا بھی جرم قرار پایا۔[20]

د۔انتہا پسند اور متعصّب ہندو اور سکھ کسی سے پیچھے نہیں رہے۔انہوں نے بھی شعائر اسلامیہ کے خلاف سنگین معاندانہ رویہ اپنائے رکھا ہے۔قیام پاکستان کے وقت ہزاروں مساجد کو گرایا، جلایا گیا یا جانوروں کے باڑے میں تبدیل کردیا گیا اور بابری مسجد کی شہادت ہندوؤں کے خبثِ باطن کو واضح کردیتی ہے۔سکھوں نے بھی مساجد کی بے حرمتی کی اور ہمیشہ مسجد دشمنی میں پیش پیش رہے۔

ر۔بہائی اور قادیانی مذہب کے پیروکاروں نے یہود و نصاریٰ کا آلہ کار بن کر مسلمانوں کے عقائد اور ایمان کو متزلزل کیا۔انتشار پیدا کیا اور مساجد کا استعمال کرکے سادہ مسلمانوں کو گمراہ کرنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی اور مسجد کے کردار کو مثبت کی بجائے منفی رنگ دے دیا ہے۔[21]

یہ چند اندرونی و بیرونی اسباب ہیں جو مساجد کے کردار کو بے جان بنا رہے ہیں۔

موجودہ دور میں مسجد کے اصلاحی و تعمیری کردار کی بحالی کے لیے اقدامات اور تجاویز:

دورِ حاضر میں ہماری اجتماعی زندگی کا شیرازہ بکھر چکا ہے جو اُمت مسلمہ کے لئے نقصان دہ ثابت ہو رہا ہے۔یہ اُمت واحدہ اب مختلف فرقوں، گروہوں، گروپوں میں تقسیم ہو چکی ہے۔مسلم معاشرہ بگاڑ،انتشار، خلفشار، گمراہ کن افکار، رذیلہ اخلاق و کردار کا بھیانک نمونہ پیش کر رہا ہے۔اخلاقی جرائم بے حیائی، فحاشی کا طوفانِ بدتمیزی ہے کہ تھمنے کا نام نہیں لیتا۔معاشرے میں بے چینی، بدامنی، بے سکونی، وحشت و دہشت گردی عام ہے۔قتل و غارت، ڈاکہ زنی، رہزنی، بددیانتی، بدعہدی، رشوت، دھوکہ دہی، ملاوٹ، جھوٹ، فریب کا چلن ہے۔ان مفاسد کو ختم کرنے کے لئے ایسے عملی اقدامات کرنے کی ضرورت ہے جو قرونِ اولیٰ میں کئے گئے تھے کہ جس کی بدولت وہ معاشرہ امن و سکون، محبت و آشتی اور خوشحالی کا ایسا بے مثال نمونہ بن گیا تھا کہ یمن کے دارالخلافہ صنعاء سے ایک اکیلی عورت حج کے لیے تمام زیب و زینت اور زیورات پہن کر چلی تو مکّہ تک اس کی طرف کوئی نظر اُٹھا کر دیکھنے کی جرأت نہیں کر سکا۔وہ معاشرہ اس قدر مصلح، تربیت یافتہ اور خوشحال بن گیا تھا کہ لوگ زکوٰۃ دینے کے لیے نکلتے تھے کہ کوئی وصول کرنے والا مستحق نہیں ملتا تھا۔[22]

عصرِ حاضر میں مساجد کی آبادکاری کے لیے عملی اقدامات:

یقیناً اس دور کا آغاز مسجد کے ساتھ مضبوط تعلق سے ہوا تھا۔آج اگر ہم اپنے بگڑے اور تباہ حال معاشرے کی اصلاح کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں پھر سے معاشرے میں مسجد کی اجتماعیت، مرکزیت کا وہ مقام واپس لانا ہوگا اور یہ اقدامات کرنا ہوں گے:

1۔مسجد کے ساتھ ربط 2۔مسجد اور باہمی اُخوت و مساوات

3۔مسجد تعلیمی و تربیتی ادارہ 4۔مسجد اصلاحی، رفاہی، اور اجتماعی فلاح و بہبود کا مرکز

5۔دارالمطالعہ، لائبریری کا قیام 6۔امریکہ، برطانیہ اور یورپ کی مساجد

1۔مسجد کے ساتھ ربط:

ہر مسلمان کو مسجد کے ساتھ اپنے تعلق کو اس قدر مضبوط بنانا چاہیے کہ وہ نماز باجماعت ادا کرے اور انفرادی عبادت کا اہتمام بھی مسجد میں کرے۔حدیث مبارکہ میں آیا ہے:

”اللہ کی مسجدوں کو آباد کرنے والا اہل اللہ ہیں۔“

حافظ ابن قیم نے لکھتے ہیں:

"بلاشبہ مسجد میں جمع ہو کر نماز ادا کرنا دین کا بڑا شعار ہے اور اس کی علامتوں میں سے ہے۔"(23)

مسجد کے ساتھ تعلق جوڑنے سے معاشرتی برائیوں سے خود بخود جان چھوٹ جاتی ہے کیونکہ نماز تمام بے حیائی اور نافرمانیوں سے روکتی ہے۔ دوسروں کو بھی ترغیب دینے کی ضرورت ہے۔

2۔ مسجد اور باہمی اخوت و مساوات:

مسجد میں آنے سے باہمی تعلقات پختہ ہوتے ہیں اور اس کے ذریعے بہت ساری نفرتوں، کدورتوں کا خاتمہ ہوتا ہے اور مسلمانوں کے دلوں میں اخوت و مساوات، اُلفت و شفقت کے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں۔ آج معاشرے میں جدید و قدیم جہالت کے جو فتنے ہیں ان کا علاج مسجد سے ممکن ہے کیونکہ :

بندہ و آقا، محتاج و غنی سبھی ایک ہوئے
تیرے دربار میں پہنچے تو سبھی ایک ہوئے

اور اس کے لیے باقاعدہ خطباء وائمہ کو چاہیے کہ قرآن و حدیث سے ایسے موضوعات تیار کر کے عوام الناس کی رہنمائی فرمائیں۔

3۔ تعلیمی و تربیتی مرکز:

مسجد مسلمانوں کے لیے تعلیم کا بہترین ادارہ ہے اسے تعلیم و تربیت کا مرکز بنا کر اُمّت کی اصلاح کی جاسکتی ہے۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں دن میں پانچ دفعہ، ہفتہ میں ایک دفعہ ہر مسلمان حاضری خوشی سے دیتا ہے۔ ہمارے علماو خطباعزم کر لیں کہ ہمیں معاشرے کے افراد کی اصلاح کا کام تعلیم سے کرنا ہے تو کوئی مشکل نہیں ہے۔ اس فریضہ کو یوں ادا کیا جاسکتا ہے:

ا۔ خطبہ جمعہ: جمعہ کے خطبہ میں جاندار اور مؤثر تقریر ہونی چاہیے۔ دین کے بنیادی عقائد، عبادت و معاملات اور اخلاقیات پر ترتیب سے خطبات دیئے جائیں۔ گفتگو عام فہم، جامع اور دلچسپ انداز میں کی جائے۔ سامعین کی ذہنی سطح کا خیال رکھا جائے موقع و مناسبت سے گفتگو کی جائے۔

ب۔ درسِ قرآن و حدیث: فرض نماز کی باجماعت ادائیگی کے بعد اذکار اور قرآن و حدیث کے درس کا سلسلہ شروع کرنا چاہیے۔

ج۔ قرآن مجید کی تعلیم: مسجد میں قرآن مجید کی تعلیمات کے ساتھ ساتھ حدیث و سیرت کی تعلیم بہت لازمی ہے۔ عقائد، تاریخ اسلام بھی بچوں کو سکھائے جائیں۔ ناظرہ، حفظ اور ترجمہ کی کلاس کا اجرا کیا جائے اور اس کے لیے تربیت یافتہ مدرّسین مقرر کئے جائیں تاکہ وہ اپنے شاگردوں کی بہتر تعلیم و تربیت کر سکیں۔

د۔ تعلیم بالغاں: بوڑھے اور عمر رسیدہ یا نوجوان جو ان پڑھ ہیں، ان کی تعلیم کا سلسلہ شروع کر کے اُنہیں اسلام کی تعلیم دی جائے۔

ر۔ خطاب یا درس وغیرہ: گاہے بگاہے خصوصی موضوعات پر لیکچر کا اہتمام کیا جانا چاہیے۔ مختلف اصلاحی موضوعات کا انتخاب ضروری ہے۔

س۔ مقابلے وغیرہ : علمی، تاریخی اور دیگر موضوعات پر تقریری، تحریری یا کوئز مقابلے نوجوانوں اور بچوں کے مابین منعقد کرنے چاہیے اور اُنہیں انعامات دینے چاہیے تاکہ ان کا رجحان مسجد کی طرف ہو۔

ش۔ کوچنگ کلاسز: سکول و کالج کے نادار طلبا کے لیے فری کوچنگ کلاسز کا انتظام کرنا چاہیے ساتھ ہی کوئی اصلاحی پروگرام ترتیب دینا چاہیے۔ تاکہ تعلیم کے ساتھ ان کی فکری اور اخلاقی اصلاح ہو سکے اور دعوتی اصلاحی گروپ تشکیل دے کر دوسروں کو مسجد آنے کی دعوت دینے کی ضرورت ہے اور مختلف موضوعات پر لٹریچر بھی مسجد انتظامیہ کو مہیا کرنا چاہیے۔

4۔ مسجد اصلاحی، رفاہی اور اجتماعی فلاح و بہبود کا مرکز:

مسجد نہ صرف عبادت کی جگہ ہے بلکہ اصلاحی، رفاہی اور فلاح و بہبود کا مرکز بھی ہے۔ اس لیے اس کی اس حیثیت کو مزید مضبوط اور بہتر کیا جائے اور اس کے رول کو پھر سے بحال کیا جائے۔ روزمرہ کے معاملات کے لیے درج ذیل انتظامات کیے جائیں:

ا۔ ایمبولینس سروس، بیمار اور آفت زدہ افراد کی مدد کیلئے

ب۔ فری ڈسپنسری، تعلیم یافتہ ڈاکٹر اور ضروری ادویات کی فراہمی

ج۔ لوکل عدالت اور پنچائت کمیٹی جس کے لیے عادل اور ایماندار لوگوں کا انتخاب کیا جائے۔

د۔ مہمان خانہ کا قیام، ہاسٹل کا قیام

5۔ لائبریری کا قیام:

مسجد میں مناسب لائبریری ہونی چاہیے اور کتب بینی کے لیے بھی پر سکون ماحول مہیا کیا جانا چاہیے۔ مطالعہ کے لیے جدید رسائل و اخبارات اور نئی چھپنے والی کتابیں بھی مہیا ہونی

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

چاہیے،اس لائبریری میں کمپیوٹر اور انٹرنیٹ کی سہولت بھی ہو جس پر جدید پیش آمدہ مسائل پر ہونے والی ریسرچ کا مطالعہ ومشاہدہ ہو سکے۔

6۔امریکہ، برطانیہ اور یورپ کی مساجد:

امریکہ و برطانیہ اور یورپ میں مساجد جدید سنٹر کی شکل میں بنائی گئی ہیں اور وہاں معاشرتی زندگی کی تمام ضروریات اور تقاضے پورے کرنے کا اہتمام ہوتا ہے۔روحانی،مادی،مالی اور دیگر پروگرام بھی مساجد کے ساتھ ملحق ہوتے ہیں،اس لیے وہ مسلمان ممالک کی بنسبت زیادہ فعال اور جاندار کردار ادا کررہی ہیں۔وہاں غیر مسلموں اور مسلمانوں کے شبہات اور سوالات کا شافی جواب دینے کے لئے انتظام ہوتا ہے،وہاں مساجد میں ابتدائی تعلیم کی سہولت بھی ہے بچوں اور بڑوں کیلئے تفریح کے مواقع بھی ہیں،وہاں اضافی طور پر درج ذیل مراعات کا انتظام ہوتا ہے:

اسلاموفوبیا کے بڑھتے ہوئے رجحان میں اس وقت مساجد کے ذریعے اہم پیغام دیا جاسکتا ہے ائمہ وخطباء کو جوید اداروں میں ٹریننگ کرواکر موثر بنایا جاسکتا ہے۔

ا۔شام کا اصلاحی سکول: شام کا سکول اہم ادارہ ہے جو نئی نسل کے تقاضے پورے کرتا ہے۔یورپ کے معاشرے اور نظام زندگی اپنانے والے اپنی شناخت کھو بیٹھتے ہیں۔یہ ادارے مسلمان بچوں اور بڑوں کو ان کی شناخت، ثقافت، مذہب، روایات زندہ رکھنے کی تعلیم دیتے ہیں۔قرآن کی تعلیم کے ساتھ عربی اور اُردو کی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

ب۔بوڑھوں کے لئے مرکز: یورپ میں خاندانی نظام نہیں ہے۔بڑھاپے میں لوگ بے سہارا اور بے آسرا ہوتے ہیں۔ان عمر رسیدہ لوگوں کے لیے مساجد ایک عظیم پناہ گاہ کا درجہ رکھتی ہیں یہ ادارے ان کی دیکھ بھال کا فرض بھی ادا کررہے ہیں۔

ج۔مکتبہ اور دار المطالعہ: ان مساجد میں اسلام اور مسلمانوں کے متعلق ہر طرح کا لٹریچر مہیا کیا جاتا ہے۔پڑھنے والوں کے لیے مختلف زبانوں میں کتابیں، رسائل اور اخبارات ہوتے ہیں۔

د۔دیگر سرگرمیاں: مساجد میں بڑے بڑے اجتماعات اور دیگر پروگرام ہوتے ہیں خصوصاً رمضان المبارک میں مسلمان مرد اور عورتیں بچے مل کر اجتماعی افطاریاں کرتے ہیں۔عورتوں، بچوں، بوڑھوں سب کے لیے دلچسپی کے مواقع الگ الگ مہیا کئے جاتے ہیں۔

سفارشات:

- رسول اللہ ﷺ نے اسلام کا تعارف کرواتے ہوئے فرمایا کہ انسانوں کی پوری زندگی اور اس کی سرگرمیاں دین کے ساتھ وابستہ ہیں اور اس کی تربیت اور تعمیر کے لیے ایک مرکز کی ضرورت ہوتی ہے اور اس کو مسجد کہا جاتا ہے۔اسلامی معاشرے میں مساجد کا کردار نمایاں اور عیاں ہے۔آج کل کے معاشرے میں انارکی اور افراتفری ہے۔ہر طرح کے جرائم: معاشی، معاشرتی، اخلاقی، جنسی عام ہورہے ہیں۔انسانیت کا خون ارزاں ہے، شدت پسندی، دہشت گردی اور عدم برداشت کی فضا قائم ہے۔غربت و افلاس مسلمانوں کا مقدر بن گیا ہے جبکہ ہمارے معاشرے میں شہروں اور قصبوں میں لاکھوں مساجد ہیں مگر اُن سے اصلاح معاشرہ کا موثر طریقے کام نہیں لیا جارہا۔آج کے اس پُر فتن دور میں ہمیں اصلاح معاشرہ کے لیے مسجد کے کردار کو پھر سے فعال بنانا ہوگا اور اِنہی خطوط پر عمل پیرا ہونا ہوگا جنہیں اپنا کر عرب کے بدو دُنیا کے امام اور رہبر بن گئے۔
- ریاستی اداروں کو اس سلسلہ میں اہم اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے بالخصوص اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان، ادارہ تحقیقات اسلامی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد اور ذیلی ادارے وزارت مذہبی امور کے مساجد کے نظام نظام کو مؤثر بنانے کے لیے بین المذاہب اور بین المسالک ہم آہنگی، رواداری، معاشرتی وسماجی رہنمائی کے لیے ایسے خطبات تیار کروائے جو عوام الناس کی رہنمائی کا سبب بنیں۔
- علماء وخطباء وائمہ کے سماجی مقام ومرتبہ کو بڑھانے کے لیے موثر اقدامات کی ضرورت ہے۔باقاعدہ طور پر (Pay Package) کے مطابق مراعات دی جائیں۔
- علماء وخطباء ائمہ کی قومی دھارے میں تربیت کے لیے دعوۃ اکیڈمی بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد کو مزید موثر اقدامات کرنے کی ضرورت ہے۔اس کے علاوہ مزید صوبائی اور ریجنل سطح پر تربیتی ادارے قائم کرنے کی ضرورت ہے۔
- ہر مسجد کے ساتھ باقاعدہ قرآن وسنت سینٹر قائم کیے جائیں جو دینی شعار کو اجاگر کرسکیں۔
- بین المذاہب ہم آہنگی، روداری کے فروغ کے لیے مختلف مذاہب کے اہل علم وفن کے ساتھ مذاکرہ کے لیے مساجد سے منسلک ادارہ جات قائم کرنے کی ضرورت ہے۔
-

Vol. 7 No.1 2024
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7615

حوالہ جات

(1) أبو عبداللہ بدر الدین محمد بن عبداللہ بن بهادر الزركشي، اعلام الساجد باحکام المساجد، المجلس الأعلی للشؤون الإسلامیہ، 1996ء، ص:27؛ صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب المساجد مواضع، 1991ء؛ احمد بن حنبل، مسند، رقم الحدیث:2742

(2) محمد الیاس، ڈاکٹر، تاریخ مکہ مکرّمہ، مکتبہ رحمانیہ لاہور، س ن، ص 73

(3) آل عمران 3: 96

(4) شبلی نعمانی وسید سلیمان ندوی، سیرت النبی: مطبع معارف، اعظم گڑھ، انڈیا، 1974ء، 2/ 110

(5) محمد فؤاد عبدالباقی، المعجم الفهرس لالفاظ القرآن الکریم، دارالکتب المصریہ، 1364ھ، ص:345

(6) التوبہ 9: 18

(7) الحج 22: 40

(8) الاسراء 17: 1

(9) الاعراف 7: 31

(10) بخاری، ابوعبداللہ، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح، کتاب الصوم، باب صوم یوم النحر، دارالسلام، الریاض، 1999ء، رقم الحدیث:1995

(11) ایضًا، کتاب فضل الصلوۃ فی مسجد مکۃ والمدینۃ، باب فضل مابین القبر والمنبر، رقم الحدیث:1196

(12) مسلم بن حجاج، صحیح، کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ، باب فضل الجلوس فی مصلاۃ بعد الصبح و فضل المساجد، دارالسلام، الریاض، 1999ء، رقم الحدیث:671

(13) ابوداؤد، سلیمان بن اشعث، سنن ابی داؤد، کتاب الصلاۃ، باب ما جاء فی المشئی الی الصلاۃ فی الظلام، مکتبہ عصریہ، بیروت، رقم الحدیث: 561؛ جامع ترمذی، ابواب الصلاۃ، باب ما جاء فی فضل العشاء والفجر، رقم الحدیث:223

(14) طٰہٰ 20: 14

(15) عجلونی، اسماعیل بن محمد، کشف الخفاء ومزیل الالباس، مکتبہ العصریہ، بیروت، 2000ء، ص:2689

(16) العنکبوت 29: 45

(17) ابن خلدون، علامہ عبدالرحمن، تاریخ ابن خلدون: نفیس اکیڈمی کراچی، 3/ 92

(18) التوبہ 9: 108

(19) عبید قاسم وشبلی، المسجد ونشاطہ الاجتماعی علی مدار التاریخ، دار المصادر، بیروت، 129

(20) تقی عثمانی، مولانا، جہاں دیدہ، مکتبہ معارف القرآن کراچی، 1993ء، ص:458

(21) عبداللہ قاسم الوشلی، المسجد ونشاطہ الاجتماعی التاریخ، دارالفکر، بیروت، س ن، ص:365-398

(22) اکبر شاہ خاں نجیب آبادی، مولانا، تاریخ اسلام، دارالاندلس، لاہور، 210

(23) ابن قیم الجوزیہ، کتاب الصلوۃ، ادارہ علوم اثریہ، فیصل آباد، س ن، ص:105